البقرۃ 245

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا
(کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے ؟)

پچھلی آیت میں قتال کی بات کی گئی تھی۔ قتال کے لیے جان کے ساتھ مال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔
مَنْ اکثر سوال (استفہامیہ) کے لیے آتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ترغیب (رغبت دلانے) اور تشویق (شوق دلانے) کے لیے آتا ہے۔ وہاں سوال کرنا مقصد نہیں ہوتا۔

یُقْرِضُ قرض کاٹنے کو کہتے ہیں اسلیے مِقْراض عربی زبان میں قینچی کو کہتے ہیں۔ قرض کو قرض (کاٹنا) اسلیے کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے مال میں سے کچھ حصہ کاٹ کر کسی اور کو دیتا ہے۔ ویسے بھی قرض محبتیں کاٹ دیتی ہے خاص طور پر جب قرض واپس نہ کیا جائے۔ حالانکہ قرض کسی کو اس شرط پر دیا جاتا ہے کہ وہ بعد میں واپس کرے۔ جبکہ صدقے میں مال واپس نہیں ملتا۔ اسلیے یہاں صدقے کے بدلے قرض کا لفظ آیا ہے۔

جب بھی جنگیں ہوتی ہیں تب جنگوں میں تو ہتھیار، سواریوں اور فوج کے کھانے پینے کے لیے مال کی ضرورت ہوتی ہی ہے لیکن ساتھ فوجی کے بیوی بچوں کے بھی کھانے پینے وغیرہ کے بندوبست کے لیے فوجیوں کو کچھ وظیفے مقرر کیے جاتے ہیں۔ اسلیے بہت مال کی ضرورت ہوتی ہے۔
پچھلی آیت میں جہاد بِنَفْس کی بات تھی اور یہاں جہاد بالمال کی بات ہے۔ مسلمان مکہ میں اپنا سب کچھ چھوڑ آئے تھے۔ مدینہ میں انکے پاس کچھ نہیں تھا۔ انصاریوں نے انکی مدد کی تھی۔ اب پھر سے مسلمانوں کو کہا گیا کہ اب بھی جو کچھ ہے وہ مال بھی اللہ کے راستے میں دو۔ سوچیے کہ کتنی بڑی قربانی! صرف مال ہی نہیں بلکہ جب جان دینے کی بات آئی تو وہ تک مومنوں نے دے دی۔
حَسَنًا حسنہ میں ظاہری خوبصورتی بھی آتی ہے اور معنوی خوبصورتی بھی آتی ہے۔ اِس میں قرض دینے کا طریقہ اچھا ہو اور نیت بھی اچھی ہو۔
قرضِ حسنہ سے مراد اللہ کے راستے میں کسی بھی چیز کا صدقہ دینا۔ جیسے مال، وقت، جگہ یا کسی بھی چیز کا صدقہ دینا۔ یہاں مراد مال کا صدقہ ہے۔
جو چیزیں قرض (صدقہ) کو قرضِ حسنہ بناتی ہیں :
1) اخلاص سے خالص اللہ کی رضا کے لیے دے۔ دکھاوے کے لیے نہ ہو۔
2) مال حلال ہو۔
3) دل کی خوشی کے ساتھ دے۔
4) مناسب جگہ خرچ کرے۔
5) دینے کے بعد احسان نہ جتائے۔

علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ مال جو دین کے دفاع، ترقی کے لیے اور دین کو پھیلانے کے لیے خرچ کیا جائے وہ بھی قرضِ حسنہ ہے۔ کیونکہ اسکے بدلے کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کا لالچ نہیں ہوتا۔ جب کوئی بیمار یا تکلیف میں ہوتا ہے پھر صدقہ کرتا ہے تو اسکے پیچھے وہ بیماری یا تکلیف کے ٹلنے کا مقصد ہوتا ہے۔ دین کے لیے خرچ کرنے میں کوئی دنیاوی غرض نہیں ہو تو وہ قرضِ حسنہ ہوگا۔
قرض دینے کے بعد اسکے ملنے کی توقع ہوتی ہے۔ اسلیے یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ میرا مال چلا گیا بلکہ وہ بعد میں ملنے والا ہے۔ اور یہ قرض کسی اور کو نہیں بلکہ اللہ کو قرض دے رہے ہو۔ تو یہ کہیں جانے والا نہیں ہے۔

فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً
(پھر اللہ وہ مال اسکے لیے کئی کئی گنا بڑھا دے)

انسان کے پاس جو بھی مال ہے وہ سب کچھ اللہ نے ہی دیا ہوا ہے۔ اسی کے ہی دیے ہوئے مال کو وہ قرض کے طور پر لے رہا ہے جیسے وہ لازمی واپس دے گا۔ اور اسے وہ اتنا ہی نہیں دے گا بلکہ کئی گنا زیادہ بڑھا کر واپس کریگا۔
اَضْعَافًا ← **ضَعْف** : کسی چیز کا دوگنا چوگنا ہونا۔
اَضْعَافًا - کسی چیز کا کئی کئی گنا زیادہ ہونا۔
البقرۃ : 261 ← "جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اسکی مثال اُس دانے جیسی ہے جس نے (دانے بوئے جانے کے بعد) سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہو اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔"

دنیا میں بھی اللہ بڑھا کر دیگا۔ صحابہؓ نے اللہ کے راستے میں اپنا بہت سارا مال لگایا تو وہ مال ختم نہیں ہوا۔ عثمانؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف وغیرہ جیسے صحابہ نے اپنا زیادہ سے زیادہ مال اللہ کے راستے میں دینے کے باوجود وہ فقیر نہیں ہوئے۔ اور آخرت میں تو اللہ ضرور ضرور کئی گنا بڑھا کر مال دے گا۔

ثواب بڑھنے کا معیار ان باتوں پر ہے کہ :
1) کتنے اخلاص سے دے رہے ہیں۔
2) کتنی ضرورت کے وقت دے رہے ہیں۔ (قحط سالی میں دے گے تو اور زیادہ ثواب ہوگا عام دلوں کی بہ نسبت یعنی شدید ضرورت کے وقت زیادہ ضرورت مند کو دے گے تو زیادہ ثواب ملے گا۔)
3) کتنا مال دیا ہے۔
4) کیسے مال سے دیا ہے۔

وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ
(اور اللہ ہی [لوگوں کا رزق] تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے)

قَبْض ← کسی چیز کو پورے پنجے یا پانچوں انگلیوں سے پکڑنا۔ یعنی تنگ کرتا ہے یا روکتا ہے۔ اسلیے کسی چیز کو پکڑنے کو قبضہ کہا جاتا ہے۔

بَسَط ← کسی چیز کو پھیلانا اور کشادہ کرنا۔ یہ دونوں معنی میں آتا ہے اور کبھی ایک ہی معنی میں آتا ہے۔ اور کھولنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

القابض اور الباسط اللہ کے ناموں میں سے ہیں۔ مطلب اللہ رزق کے دروازے بند بھی کرنے والا ہے اور رزق کے دروازے کھولنے والا بھی ہے۔ کیونکہ رزق کی تقسیم اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ رزق کی کنجیاں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اسلیے اللہ کو دیتے ہوئے مت ڈرو۔ اللہ ہی تو رزق بڑھاتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ اللہ کے مانگنے پر دو گے تو وہ اور بڑھا کر دے گا کیونکہ وہ الباسط بھی ہے۔
بخاری : "کوئی دن ایسا نہیں کہ جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے (بدلہ دے) اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ روکنے والے کا تلف (ضائع) کر دے۔" اِس سے پتہ چلتا ہے کہ رزق زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے جس شخص کے دل میں وسعت ہوتی ہے اسکے رزق میں بھی وسعت ہوتی ہے اور جسکا دل تنگ ہوتا ہے اسکا رزق بھی تنگ ہوتا ہے۔ **مسلم** : "صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی..."
بخاری : "جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے لیے اُسے اسطرح بڑھاتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے (گھوڑے کا بچہ) کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ اُس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔" آپ ﷺ نے عورتوں کو بھی صدقہ دینے کی تلقین کی ہے۔
بخاری : آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا "اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ تمہاری تعداد آگ میں سب سے زیادہ ہے..." **بخاری** : رسول ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"
ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ کبھی کبھار زیادہ سیکھا پڑھا انسان اتنا نہیں کماتا جتنا کم سیکھا پڑھا کماتا ہے۔ اسی طرح ضروری نہیں کہ غریب انسان کبھی مالدار نہیں ہو سکتا۔ ہمارے معاشرے میں ہم اسطرح کے کئی مثالیں دیکھتے بھی ہیں۔ آگے طالوت اور داؤدؑ کا قصہ بھی آرہا ہے جو عام انسان تھے لیکن اللہ نے انھیں بادشاہت عطا کی تھی۔

رزق میں کشادگی کے لیے :
1) **صلح رحمی** : **بخاری** : رسول ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے"۔
2) **کثرت سے حج و عمرے کرنا** : **ترمذی [حسن]** : رسول ﷺ نے فرمایا "حج اور عمرے تسلسل کے ساتھ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہ ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی ملاوٹ الگ کر دیتی ہے"۔
3) **کثرت سے استغفار کرنا** : **نوح : 12-10** ← "میں (نوحؑ) نے (قوم سے) کہا کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات پیدا کریگا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔"
4) **کثرت سے صدقہ کرنا** : **سبا : 39** ← "کہہ دیجیے! کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے"۔
مسلم : رسول ﷺ نے فرمایا "صدقہ کرنے سے مال کبھی کم نہیں ہوتا..."
5) **رزق میں اضافے کی دعا کرنا** : ← **ابن ماجہ** : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَیِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا "(یا اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے اعمال (مقبول نیکیوں) کا سوال کرتا ہوں)
← **مسلم** : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى" (یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔)
← **ترمذی (حسن)** : "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" (اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام کردہ سے کافی ہو جا۔ اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ سب سے غنی کر دے۔) - یہ دعا خاص طور پر قرضدار شخص کثرت سے پڑھے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ علیؓ کے پاس ایک غلام آیا جس نے اپنے مالک سے مکاتبت کر رکھی تھی۔ اور وہ کہنے لگا 'میں اپنی کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہوں۔ اسلیے میری مدد کریں۔ تو علیؓ کہنے لگے: میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ اگر تیرا قرض جبلِ ضبیر جتنا بھی ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ سے ادا کر دیگا۔
← مسجد سے نکلتے وقت کی دعا ← **مسلم** : "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
(اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔)

جو کچھ تم اللہ کے راستے میں دو گے وہ تمہیں اس وقت کئی گنا بڑھا کر ملے گا جب تم اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ دنیا میں بھی تمہیں ملے گا لیکن ضروری نہیں کہ دنیا میں بھی ملے۔ آخرت میں تو ضرور ضرور اسکا بدلہ کئی گنا بہتر ملے گا۔
اور اگر اللہ کے راستے میں کچھ نہیں دے رہے ہو تو یاد رکھو کہ تمہیں اسکے پاس خالی ہاتھ جانا ہے۔ سارا مال اِس دنیا میں ہی چھوڑ کر جانا ہے۔